بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۳۰ فتح ۱۳۴۴ھش ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۹۹

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۹ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

— ربوہ ۲۹ دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی طرح بدستور ناساز ہے۔ مزید برآں گزشتہ رات سے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کے جاسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور افتتاحی تقریر

اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو جماعتی اتحاد کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق بخشی کہ آسمان کے فرشتے آپ پر ناز کرتے ہیں

تاریخ کے اوراق آپ کے نام کو عزت کے ساتھ یاد کریں گے اور آنیوالی نسلیں آپ کے اس کردار کی وجہ سے آپ پر فخر کریں گی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ کے ۷۴ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے جو روح پرور تقریر ارشاد فرمائی تھی اس کا مکمل متن ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (خاکسار محمد صادق سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

— اے خدائے بزرگ و برتر کی برگزیدہ اور محبوب جماعت!

خدا کرے کہ اس کے

قرب کی راہیں

آپ پر ہمیشہ کھلی رہیں — اے نورِ محمدی کے پروانو! خدا کرے کہ دنیا کی کوئی شمع کبھی تمہیں اپنی طرف مائل نہ کر سکے!

— اے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت گزار جماعت اور آپ کے جاں نثارو! خدا آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے اور آپ ہمیشہ ان بشارتوں کے وارث بنے رہیں جو آسمان سے آپ کے لئے نازل کی گئی ہیں۔

— اے مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فیوض اور قوتِ قدسی سے تربیت یافتہ جماعت! خدا کرے کہ آپ اس مقام تربیت سے کبھی نیچے نہ گریں۔

— اے جان سے زیادہ عزیز بھائیو! میرا ذرہ ذرہ آپ پر قربان کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے

جماعتی اتحاد اور جماعتی استحکام

کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا کی کہ آسمان کے فرشتے آپ پر ناز کرتے ہیں۔ آسمانی ارواح کے سلام کا تحفہ قبول کرو۔ تاریخ کے اوراق آپ کے نام کو عزت کے ساتھ یاد کریں گے اور آنے والی نسلیں آپ پر فخر کریں گی کہ آپ نے محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس بندۂ ضعیف اور ناکارہ کے ہاتھ پر متحد ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ قیام توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے قیام اور غلبۂ اسلام کے لئے جو تحریک اور جو جدوجہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کی تھی اور جسے حضرت مصلح موعود (رضی اللہ عنہ) نے اپنے آرام کھو کر اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو قربان کر کے اکناف عالم تک پھیلایا ہے۔ آپ اس جدوجہد کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں گے۔

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے۔ اپنے رب رحیم سے

قبولیتِ دعا کا نشان

مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔ ہم جس عہد کی تجدید کے بعد اور جن اغراض کی خاطر آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس کے پیش نظر ہمیں بعض باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔

اوّل تو یہ کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے اجتماع پر اللہ تعالیٰ ایک گھڑی ایسی بھی اپنے بندوں کو دیتا ہے کہ جس گھڑی میں وہ ان کی دعا کو خاص طور پر قبول کرتا ہے۔ یہ پاک اجتماع بھی کچھ اسی قسم کا اجتماع ہے۔ ہم کسی دنیوی مسئلہ میں شمولیت کے لئے یہاں نہیں آئے۔ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کی تلاش میں، اس کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ پس اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں خرچ کرو۔ انہیں ضائع نہ کرو کہ آپ اس مسیح کی طرف منسوب ہونے والے ہیں جس کے متعلق خود خدا تعالیٰ نے فرمایا الذی لا یضاع وقتہ کہ اس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اور اس کی جماعت کا ہر فرد معمور الاوقات ہوگا اور معمور الاوقات ہونے کے یہی معنے ہیں کہ

ہماری زندگی کی ہر گھڑی

خدا تعالیٰ کی عبادت میں، اس کی رضا کی تلاش میں، اس کے دین کی خدمت میں اور اس کی مخلوق کی بھلائی میں خرچ ہو۔

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

پس ان ایام میں اس پاک گھڑی کی تلاش میں لگے رہو کہ جس وقت خدا تعالےٰ خصوصیت سے آپ کی دعا کو قبول کرنے کے لئے آسمان سے نیچے اترے اور آپ کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول فرمائے۔

دوسرا۔ جب جسم غفیر ہوتا ہے تو بعض تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں بعض بے آرامیاں بھی سہنی پڑتی ہیں۔ آپ بشاشت کے ساتھ ان کو نہیں۔ یہاں کے رہنے والے بڑے اخلاص کے ساتھ، بڑی محبت کے ساتھ، آپ کی خدمت کرتے ہیں۔ لیکن آخر وہ انسان ہیں کبھی غلطی بھی کر سکتے ہیں۔ آپ ان کی غلطیوں کو معاف فرمائیں اور پردہ پوشی سے کام لیں اور ان کے لئے بڑی دعائیں کریں۔ کہ وہ دن رات آپ کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہے بلکہ وہ اپنے مولا، اپنے آقا کی

رضا کے طلب گار

ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی اس خواہش کو پورا کرے اور آپ کو بھی یہ توفیق دے۔ کہ جن روحانی خزائن سے جھولیاں بھرنے کے لئے آپ یہاں تشریف لائے ہیں اس میں آپ کامیاب ہوں اور آپ کے یہاں پہونچنے کا دن اس دن سے کم تر ہو جس میں آپ یہاں سے واپس جائیں اور آپ کی روانگی کا دن آپ کو بلند تر مقام پر پہنچا کر یہاں سے رخصت کرنے والا ہو۔

تیسرا جو دعائیں آپ یہاں کریں ان میں اپنے واقفین زندگی بھائیوں کو بھی یاد رکھیں جو اشاعت اسلام کے لئے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔

پھر آپ کے لاکھوں ہم وطن بھائی ایسے ہیں جن کو ابھی تک ربوہ آنے کی بھی توفیق نہیں ملی۔ کیونکہ ان کے حالات ہی کچھ ایسے ہیں ان کے دل تڑپتے ہیں لیکن بعض حالات کی وجہ سے وہ مجبور ہیں۔ ان کے اندر اس قدر اخلاص ہے، اس قدر اخلاص ہے، کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ میں نے ان دنوں باہر سے آنے والے ہزاروں خطوط پڑھے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک خط لکھنے والا اسلام کی محبت، احمدیت کی محبت اور حضرت مصلح موعودؓ کی محبت میں تڑپ رہا ہے۔ یہ چند دن ان کے لئے بڑے سخت تھے جن میں سے وہ گزرے وہ بھی

آپ کی دعاؤں کے محتاج ہیں

اور مستحق ہیں کہ آپ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ تعالےٰ نے دور افتادہ ممالک میں بسنے والوں پر احمدیت اور اسلام کے قبول کرنے کی وجہ سے بڑا فضل کیا ہے۔ اور ان کے دلوں کی حالت کو کلیتہً بدل دیا ہے۔ ان کو وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں جا کر ان سے ملا ہو یا کثرت سے اس نے ان کے خطوط پڑھے ہوں۔ آدمی حیران ہوتا ہے کہ نہ کبھی وہ یہاں آئے اور نہ کبھی مرکز کو دیکھا اور نہ مرکز کے رہنے والوں سے بات چیت کی۔ نہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت انہیں نصیب ہوئی۔ لیکن ان کے دل ہیں کہ اخلاص سے بھرے ہوئے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے بھرے ہوئے ہیں۔ گویا ایک آگ ہے جو ان کے دلوں میں بھڑک رہی ہے کہ کاش وہ لوگ بھی جو اس نعمت سے ابھی تک محروم ہیں اس نعمت کو پالیں اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں کے اسی طرح وارث ہوں جس طرح وہ خود اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی رحمتوں کا وارث دیکھ رہے ہیں۔ تو انہیں بھی ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پھر

کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائی

اس وقت بڑے دکھ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ وہ قیدیوں کی طرح ہیں اور راہ نجات ان پر بند نظر آ رہی ہے۔ لیکن ہمارا خدا بڑی طاقتوں والا اور بڑی قدرتوں والا خدا ہے وہ اگر چاہے تو ایک آن میں ان کے حالات کو بدل سکتا ہے۔ اور وہ ان کے حالات کو انشاء اللہ جلدی بدل دے گا۔ آپ انہیں اپنی دعاؤں میں کبھی نہ بھولیں وہ آپ کی دعاؤں کے بہت ہی مستحق ہیں۔ پھر آپ اپنے لئے، اپنوں کے لئے اور ہر احمدی کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہیں۔ اس پر آپ کا کچھ خرچ نہیں آتا۔ لیکن اس کے نتیجہ میں آپ کو بہت کچھ مل جاتا ہے۔

پچھلے دنوں ہر نماز میں اپنے رب سے خاص طور پر میں یہ دعا کرتا رہا ہوں کہ اے خدا! تو ہمارے کمزوروں کو طاقت بخش اور ہمارے بیماروں کو شفا دے اور ہم سب کی پریشانیوں کو دور فرما اور ہمارے اندھیروں کو نور سے بدل دے اور ہم پر اپنی بڑی رحمتیں نازل کر اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دے اور احمدیت کو جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے ہمیں اس مقصد میں جلد تر کامیابی عطا فرما تا کہ ہم اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی ہے

اب میں دعا کرا دیتا ہوں سب دوست میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہوں۔

کلام الامام امام الکلام

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

میں اپنے پیاروں کی نسبت
وہ چھوٹے درجہ پر راضی ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو
شمشیر زباں سے گھر بیٹھے
میدان عمل کا نام بھی لو
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں
اے میری الفت کے طالب
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تو
گر تیری ہمت چھوٹی ہے
گر تیری امنگیں کوتاہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دل
ہوں جنت کا مینار مگر
ہے خواہش میری الفت کی
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس
میں واحد کا ہوں دل دادہ
گر تو بھی واحد بن جائے

ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
اور ان کی نگاہ رہے نیچی
شیروں کی طرح غراتے ہوں
تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
امید لگائے بیٹھے ہوں
مقصود بنائے بیٹھے ہوں
دشمن کو مارے جاتے ہوں
تو جھینپتے ہوں گھبراتے ہوں
شیروں کے شکار پہ جانے کی
وہ ان کا جھوٹا کھانے کی
یہ میرے دل کا نقشہ ہے
وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیرے ارادے مردہ ہیں
گر تیرے خیال افسردہ ہیں
میں خود بھی کمینہ بن جاؤں
دوزخ کا زینہ بن جاؤں
تو اپنی نگاہیں اونچی کر
کر قبضہ جا کے مقدر پر
اور واحد میرا پیارا ہے
تو میری آنکھ کا تارا ہے

تو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تو رب دنیا کو دے۔ لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

106

"تمہیں کہتا ہے مردہ کون تم زندوں سے زندہ ہو"

(از محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم اے، بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی)

وہ زندہ ہے، ہمیشہ ہمیش کے لئے۔ اس نے چار دانگ عالم میں توحید کا نعرہ بلند کیا۔ اس نے باطل کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرایا۔ اس نے خدمت اسلام کرنے والی ایک مثالی جماعت تیار کی۔ اس کے عظیم الشان کارناموں نے اسے حیات جاودانی عطا کی ہے۔ اس لئے وہ زندہ جاوید ہے

آہ ہمارا پیارا امام اور محبوب رہنما کروڑوں آنکھوں کو پرنم اور لاکھوں دلوں کو غمگین کر کے داخلِ خلد بریں ہوا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود کوئی معمولی وجود نہ تھا۔ وہ ایک نایاب ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہوا۔ ایک انمول موتی تھا جو ہماری نظروں سے پنہاں ہو گیا — ایک نعمت غیر مترقبہ تھی جو ہم سے چھن گئی۔ اس عظیم المرتبت شخصیت کے رفیع الشان مقام کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج سے چودہ سو برس قبل سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے مسیح موعودؑ کے ظہور کی خوشخبری دیتے ہوئے مصلح موعود کی آمد کا جانفزا مژدہ بھی سنایا تھا۔ مختلف اولیا اور مجددین نے آپ کی خوشخبری دی اور خدائے ذوالعرش نے آپ کو ہستی باری تعالیٰ۔ صداقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زندہ نشان قرار دینے کے علاوہ اسلام کی ترقی کو آپ کی ذات کے ساتھ وابستہ کیا۔ جیسا کہ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو شور مچائے گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلے میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے"

(الفضل ۲۲/۱/۶۰)

کتنا مبارک تھا وہ وجود جس کے آخری سانس تک جماعت کو مسلسل ترقیات سے ہمکنار ہونے کی بشارت دی گئی اور ہر قسم کی ناکامی سے محروم رہنے کا مژدۂ جانفزا سنایا گیا۔

ہستی باری تعالیٰ کا یہ زندہ نشان کبھی مٹ نہیں سکتا۔ وہ زندہ ہے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے۔ اس نے چار دانگ عالم میں توحید کا نعرہ بلند کیا ہے۔ اس نے باطل کے قلب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وجانی) کا پرچم لہرایا ہے۔ اس نے خدمت اسلام کرنے والی ایک بہت بڑی جماعت تیار کی ہے۔ اس پر پھر موت کیسے وارد ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں اس کے عظیم الشان کارناموں نے اسے حیات جاودانی عطا کی ہے۔ وہ زندہ جاوید ہے

حضور ۱۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو سرخرو ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اس اکیاون سالہ دور خلافت پر طائرانہ نظر ڈالئے کس کو یقین تھا کہ یہ کم سن اور ناتجربہ کار لڑکا جس کی ظاہری تعلیم ایک اوسط درجہ کے خاندان کی کسی لڑکی سے بھی کم ہو مسیح موعودؑ کی تیار کردہ اس ننھی سی کشتی کو لے کر نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ طوفانوں سے ٹکراتا ہوا۔ حوادث اور آندھیوں سے کھیلتا ہوا منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہے گا اور اس کے پائے مبارک میں کبھی لغزش نہیں آئے گی — سخت مایوس کن حالات کے پیش نظر دنیا سمجھتی تھی کہ شاید یہ کشتی کبھی ساحل سے آشنا ہی نہ ہو سکے۔ منجدھار میں تو بڑے بڑے جہاز غرق ہو جایا کرتے ہیں — اور یہ ننھی سی بے حقیقت کشتی تو باد سموم کے ایک ہلکے سے تھپیڑے کی بھی تاب نہ لا کر ہمیشہ کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں دفن ہو جائے گی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

کر نہیں سکتا کوئی انکار عالم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں
چیر کر سینے پہاڑوں کے قدم اس کے بڑھے
سینہ کوبی پر ہوئے مجبور اعدائے لعیں
دشمنوں کے وار چھاتی پر لئے مردانہ وار
پشت پر ڈستے رہے ہر وقت مارِ آستیں
ایسی باتیں جن سے پھٹ جاتا ہے پتھر کا جگر
صبر سے سنتا رہا ماتھے پہ بل آیا نہیں
گریۂ یعقوب نصف شب خدا کے سامنے
صبر ایوبی برائے خلق باخندہ جبیں
صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

الٰہی سلسلوں کو ترقی کی شاہراہوں پر گامزن کرنے کے لئے داخلی اور خارجی فتنے ظاہر ہوا کرتے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد بابرکات میں بھی ایسے فتنوں کا سیلاب بار بار امڈتا رہا اور اس کی موجیں ہمیشہ جماعت کی ان لہلہاتی ہوئی کھیتیوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے آگے بڑھتی رہیں جن کی تخم ریزی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی اور جن کو جماعت کے اولوالعزم امام سیدنا محمود رضی اللہ نے اپنے خونِ جگر سے سینچا تھا۔ لیکن ہر بار یہ موجیں قصرِ احمدیت کی مضبوط چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوتی رہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشاق کا یہ قافلہ اپنے میر کارواں کے سائے تلے بڑی سرعت کے ساتھ منزل بہ منزل چلتا چلا گیا۔

انتخاب خلافت کے بعد سب سے پہلا فتنہ تو اپنوں ہی نے کھڑا کر دیا تھا۔ اپنے دوست دشمن بن گئے اور جماعت کی ناکامی کے خواب دیکھنے لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے "محمود" کی جس کے متعلق یہ بشارت دی تھی کہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" ہر قدم پر خاص تائید و نصرت فرمائی اور منکرین خلافت جماعت کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے اس کے بعد دوسرا فتنہ ۲۷-۱۹۲۶ء میں مستریوں نے برپا کیا مگر وہ بھی اپنی موت آپ مر گیا۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے جماعت کے خلاف ایک خطرناک مہم کا آغاز کیا اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مخالفت کا ایک بہت بڑا جال بچھا دیا۔ ان حالات میں حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کمال تحدی سے یہ اعلان کیا کہ

"تم سارے مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تل جاؤ پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے مجھے جس راستہ پر کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے اور جو تعلیم مجھے دی گئی ہے وہ کامیابی تک لے جانے والی ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء)

"یہ زمین اور یہ آسمان گواہ ہیں۔ یہ چاند اور یہ ستارے شاہد ہیں کہ ملت خیر الوریٰ کے اس تاجدار نے جو کہا تھا سخت مشکلات کے باوجود کر دکھایا۔ ہر فتنے کا انسداد کیا ہر بغاوت کو کچل کر رکھ دیا۔ لاریب ان میں سے ہر شورش کا انسداد حضرت اقدس کا عظیم کارنامہ ہے۔

جس وقت حضور تخت خلافت پر متمکن ہوئے اس وقت بیرونی ممالک میں صرف اور صرف ایک احمدیہ مشن تھا جو انگلستان میں قائم ہوا لیکن آپ کے دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کی ننھی سی کونپل پھوٹی۔ پھلی پھولی اور ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر گئی۔ جس کی شاخیں کرۂ ارض کے چپہ چپہ پر پھیل گئی ہیں اور آج روئے زمین پر پھیلی ہوئی ٹھکی ماندی خلقِ خدا اس کے سائے تلے ستا رہی ہے۔ مصلح موعود کی آغوشِ تربیت میں پلے ہوئے مسیح پاکؑ کے جانباز اب بھی سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے میں کوشاں ہیں اس وقت ۸۵ مبلغین ۲۸ ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں اور لوگ کثرت سے احمدیت قبول کر کے اس امر کا عملی ثبوت دے رہے ہیں کہ:۔

"قومیں اس سے برکت پائیں گی"

پھر آپ ہی کے عہد بابرکات میں کفر و الحاد کے بڑے بڑے اڈوں میں بے شمار مساجد ایک غریب سی جماعت کے زرِ کثیر سے تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس وقت تک ۱۴۱ بیرونی ممالک میں ۳۴۳ مساجد مکمل ہو گئی ہیں اور آپ کی زیر نگرانی ۱۱ ممالک میں ۵۹ ایسے سکول بھی قائم کئے گئے جن میں بچوں کو خالص اسلامی رنگ میں تعلیم دی جاتی ہے۔

الغرض آپ کے مبارک دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ نے جس سرعت کے ساتھ ترقی کی ہے اپنے اور پرائے سب ہی اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ روزنامہ امروز آپ کی وفات کی المناک خبر شائع کرتے ہوئے آپ کے عظیم کارناموں کی ہلکی سی اور معمولی جھلک یوں پیش کرتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود احمد آج صبح ربوہ میں انتقال کر گئے۔ . . . انتقال کے وقت مرزا صاحب کی عمر ۷۷ برس تھی وہ ۱۹۱۴ء میں اپنی جماعت کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ دو مرتبہ یورپ بھی گئے۔ انہوں نے افریقہ، یورپ اور امریکہ میں جماعت کی طرف سے تبلیغی مشن قائم کرنے میں گہری دلچسپی لی۔ انہوں نے دوسرے ملکوں میں ۹۶ مشن قائم کئے۔ اس وقت تک جماعت کی طرف سے ۱۵۲ مشن قائم کئے جا چکے ہیں۔ . . . . . انہوں نے ۱۹۲۲ء میں شدھی تحریک کی مخالفت کی اور آریہ سماجیوں کے خلاف مناظرے کئے۔ ۱۹۳۱ء میں کل ہند کشمیر کمیٹی کی قیادت کی۔ تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور ۱۹۴۸ء میں احمدی رضاکاروں کی ایک بٹالین تیار کر کے کشمیر میں لڑنے کے لئے بھیجی . . . . . ۲۹۱ مسجدیں تعمیر کرنے کے علاوہ تبلیغی اداروں کا جال پھیلایا۔ ان کی جماعت نے کلام پاک کا جرمن، ولندیزی، انڈونیشی اور سواحیلی زبان کے علاوہ اور کئی زبانوں میں ترجمے شائع کئے۔" (روزنامہ امروز ۹ نومبر ۱۹۶۵ء)

الغرض آپ کے مبارک دور میں جماعت احمدیہ نے ایسی حیرت انگیز ترقی کی ہے کہ دنیا انگشت بدنداں رہ گئی ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس عظیم ہستی کی شناخت کی اور اس کے ہر حکم پر لبیک کہا کہ ایسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوا کرتیں۔

اے بھائیو اور بہنو! آج جب ہمارے دل اپنے محبوب آقا کی جدائی کے صدمہ کی وجہ سے رنج و غم اور حزن و ملال میں ڈوبے ہوئے ہیں اور رہ رہ کر اس کی یاد دلوں کو تڑپا رہی ہے تو حقیقی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اسلام کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہ آنے دیں، کسی قسم کا رخنہ پیدا نہ ہونے دیں۔ اپنی سستیوں کو ترک کر دیں اور اپنے اُس محبوب آقا کے حضور جس کی زندگی کے راستے میں آرام و سکون کے لئے کوئی مقام نہ تھا حقیر سا نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کی خواہش کے مطابق خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں تعاون و اتحاد کے ساتھ قدم بڑھاتے چلیں اور اُن تمام حکموں پر عمل پیرا رہیں۔ جن کی حضور پُرنور وقتاً فوقتاً تلقین کیا کرتے تھے تا ان کی رُوح آرام و سکون کے ساتھ جنت الفردوس کی نعمتوں سے متمتع ہو سکے۔

آہ — کس قدر تڑپ تھی حضور کے دل میں ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی متبع بنانے کی۔ کس درد کے ساتھ فرماتے ہیں۔

"اے قوم میں ایک نذیر عریان کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اسلام کی مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا۔ جس خدا نے مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دے گا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا — نہ چھوڑنا — آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ہر حکم ناقابل تبدیل ہے خواہ وہ چھوٹا ہو خواہ بڑا . . . . جو اس کو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے کاش وہ پیدا نہ ہوتا . . ."

(الفضل ۳ فروری ۱۹۶۵ء)

نیز فرمایا:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو۔ ہاں تم کو۔ ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اب دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیحؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو اور جو میں کہہ رہا ہوں تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو — تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ — آمین"

(اسلام کا عالمگیر غلبہ)

پس اے میرے رب العزت! تو ہی ہمیں حضور پُرنور کے ان احکامات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما کہ اصل ہادی و رہنما تیری ہی ذات ہے اور تجھی کو تمام تر قدرتیں حاصل ہیں۔ اے میرے رحیم و کریم اور قادر و مقتدر خدا لاکھوں رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو میرے محبوب آقا پر کہ انہوں نے اپنی ساری عمر تیرے دین کی اشاعت میں صرف کی ہے تیرے عظمت و جلال کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے اور کفر و ظلمت کے عمیق غاروں میں تیرے نور کی قندیلوں کو ضوفشاں کیا ہے — تو بھی اے میرے رحمٰن! اپنے حبیب اور ہمارے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک نصیب کر۔ میرے آقا کو — آمین۔ ؎

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و اللھم صل علی سیدنا محمد و علی عبدک المسیح الموعود والمصلح الموعود وبارک وسلم انک حمید مجید۔

تہجد کے وقت کی دُعا!

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام مِن اللیل یتہجد قال اللھم لک الحمد انت قیم السموٰات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموٰات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السموٰات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ولا الٰہ غیرک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے اٹھتے تو فرماتے اے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہے تو آسمان و زمین اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں مدبر ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے تو نور ہے آسمان و زمین اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں اور تیرے ہی لئے تعریف ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا بھی جو ان کے درمیان ہیں۔ (بے شک) تیرے ہی لئے تعریف ہے تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور تیرا ملنا برحق ہے تیری بات سچی ہے اور جنت و دوزخ برحق ہیں۔ کل انبیاء برحق ہیں اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں تجھ پر ایمان لایا ہوں۔ تجھ پر بھروسہ کیا ہے اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ تیری ہی مدد سے مخالفین سے جھگڑتا ہوں اور تجھ کو ہی حکم بناتا ہوں۔ تو میرے اگلے پچھلے اور پوشیدہ و ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی پہلے تھا اور تو ہی آخر میں بھی ہوگا کوئی معبود نہیں مگر تو (راوی کا اختلاف ہے) یا یہ کہا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی قوت تجھ ہی سے حاصل ہے"

(بخاری باب التہجد)

جماعتِ احمدیہ کے ۷۴ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کا دوسرا اجلاس

(۳)

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر کے بعد جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ظہور پر بہت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ نے "اشاعتِ اسلام کے وسائل" کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے احباب کے سامنے ایک نہایت اہم تحریک پیش کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اس لئے مجھے اپنی تقریر مختصر کرنا پڑے گی تاکہ آخر میں میں وہ تحریک احباب کے سامنے رکھ سکوں۔ میری تقریر کا موضوع ہے "اشاعتِ اسلام کے وسائل" اشاعتِ اسلام کے وسائل بیان کرنے سے پہلے میں اول تو یورپی نومسلم احمدیوں کی اس کانفرنس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اس سال اگست کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوئی دوسرے میں فجی میں جہاں مجھے حال ہی میں جانے کا موقعہ ملا۔ تبلیغِ اسلام کی ضرورت پر روشنی ڈالوں گا۔ بعدہٗ ان دونوں امور کی روشنی میں یہ بتاؤں گا کہ فی زمانہ اشاعتِ اسلام کے کن وسائل سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

یورپین نومسلموں کی پہلی کنونشن

محترم چوہدری صاحب نے یورپین نومسلموں کی پہلی کنونشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا امسال اگست کے پہلے ہفتہ میں یورپین نومسلموں کی کنونشن لندن میں منعقد ہوئی۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی کنونشن تھی کیونکہ اس میں یورپین مبشرین کے علاوہ پہلی بار سویڈن، ڈنمارک، جرمنی، ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک کے احمدی احباب جمع ہوئے۔ ایک دوست اس میں شرکت کے لئے فرانس سے بھی آئے تھے لیکن وہ فلسطینی تھے نہ کہ فرانسیسی۔ اسی طرح اسپین سے بھی کوئی احمدی دوست نہ آسکے صرف وہاں کے مبلغ ہی شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں مضامین بھی پڑھے گئے اور تقاریر بھی ہوئیں یہ مضامین اور یہ تقاریر سب بہت اچھے معیار کی تھیں۔ ایک عام تاثر یہ ہے کہ یورپ میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں ان کا قبولِ اسلام ذہنی حد تک محدود ہوتا ہے عمل سے اس کا تعلق نہیں ہوتا۔ یہ کانفرنس اس امر کا ایک بیّن ثبوت تھی کہ یہ عام تاثر درست نہیں ہے جو یورپین مسلمان اس کانفرنس میں شریک ہوئے ان کو دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسلام میں پختہ ہو چکے ہیں۔ دعائیں انہیں یاد تھیں۔ انہوں نے جو باتیں کہیں پرانے راسخ العقیدہ مسلمانوں کی طرح کہیں اور انہی جیسے نظریات اور خیالات انہوں نے ظاہر کئے یہ بتانے کے لئے کہ انہیں اسلام سے کتنی محبت ہے اور وہ اس پر کس حد تک عمل پیرا ہیں میں دو مثالیں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

پہلی مثال یہ ہے کہ اسی کانفرنس کے موقع پر مجھے چند یورپین مسلمانوں کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں دو ڈنمارک کے ایک سوئٹزرلینڈ کے اور ایک جرمنی کے دوست کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جب میں ان کے قریب سے گذرا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ عربی میں باتیں کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے انہوں نے عربی زبان اسلام کی خاطر سیکھی ہے اور پھر اس میں اتنی مہارت حاصل کی ہے کہ وہ اس میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو وہ لوگ ہم سے آگے نکل گئے ہیں۔ ہم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اسلام سیکھنے کے لئے عربی سیکھی ہو اور پھر اس میں اتنی مہارت حاصل کی ہو کہ اس میں اپنے مافی الضمیر کو ادا کر سکیں۔ دوسری مثال کا تعلق شنید سے ہے۔ میں نے خود تو نہیں دیکھا لیکن سنا ہے کہ ہمارے بعض یورپین نومسلم پردہ کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے اس گفتگو میں ایک مبشر بھی شریک تھے۔ باہم تبادلۂ خیالات کے وقت وہ مبشر تو اسلامی پردہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے پردہ کرتے ہیں کسی قدر جائز نرمی کی طرف مائل تھے۔ لیکن وہ یورپین نومسلم پردہ کے تعلق میں کسی نرمی کے روادار نہ تھے۔ ان دو مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہمارے یورپین نومسلم اسلام میں پختہ سے پختہ تر ہوتے جا رہے ہیں۔ میری مراد یہ نہیں ہے کہ تمام نومسلموں کا یہی حال ہے اس میں شک نہیں ان میں نوآموز بھی ہیں اور وہ ابھی اسلام سیکھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ان میں خدا کے فضل سے ایسے بھی ہیں جو اسلام پر پوری طرح عمل پیرا ہیں اور راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ مجھے اکثر فرانکفورٹ میں اپنی مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا ہے ایک مرتبہ میری موجودگی میں ایک یورپین نومسلم دوست نے اذان دی۔ وہ اس قدر جذبہ و جوش سے اور اتنی بلند آواز میں اذان دے رہے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا وہ چاہتے ہیں کہ اذان کی آواز سارے فرانکفورٹ میں پھیل جائے۔ یورپین نومسلموں کی جس کانفرنس کا میں نے ذکر کیا ہے اس میں کچھ عورتیں بھی آئی تھیں جن میں سے دو سویڈن کی رہنے والی تھیں۔ ایک عورت کا انہماک دیکھ کر رشک آتا تھا۔ وہ خاتون کانفرنس کی تقریروں اور دوسری کارروائی کو پوری توجہ اور انہماک سے سنتی تھیں اور پھر فارغ وقت میں مبلغ سوئٹزرلینڈ کی سکرٹری کے طور پر بھی کام کرتی تھیں۔

یورپین مسلمانوں نے ایک تو اس بات پر زور دیا کہ جو مبشرین تبلیغ اسلام کی غرض سے یورپ میں آئیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہاں کی زبان جانتے ہوں اور پھر یہاں کی تاریخ اور ایک حد تک یہاں کے فلسفہ سے بھی واقف ہوں تاکہ وہ اسلام کا پیغام پہنچانے میں یہاں کے لوگوں کی دماغی سطح پر ان سے بات کر سکیں۔ اور اپنے مفہوم کو اس رنگ میں ان کے سامنے پیش کر سکیں جو ان کے لئے قابلِ فہم ہو۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ مبشرین کی تربیت اس نہج پر ہونی چاہیئے کہ وہ ہمارے مروجہ علوم کو کسی حد تک جانتے ہوں اس کے بغیر وہ یہاں کے لوگوں سے اس رنگ میں بات نہیں کر سکتے کہ جو انہیں اپیل کر سکے۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مبشرین کسی حد تک ہماری معاشرت سے بھی واقف ہونے چاہئیں۔ یہاں کے طور طریق کو اپنانے یا ان کی تقلید کی ضرورت نہیں وہ مانتے ہیں کہ ہماری بعض باتیں قابلِ اصلاح ہیں لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ مبشر سرے سے یہاں کی معاشرت سے واقف ہی نہ ہو۔ لوگوں کے دلوں اور دماغوں تک پہنچنے کے لئے معاشرت سے واقفیت ضروری ہے۔ الغرض یورپ کی جماعتوں کے لحاظ سے بڑی اور اہم ضرورت یہ ہے کہ مبشرین کی جو تعلیم و تربیت ہو اس میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ یورپی ممالک کی زبان، تاریخ، علوم، ادبیات اور معاشرت سے واقف ہوں

جماعتِ احمدیہ جزائر فجی

محترم چوہدری صاحب موصوف نے جزائر فجی کی جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا فجی کی کل آبادی اڑھائی تین لاکھ ہے جو دو طبقوں میں منقسم ہے ایک فجی کے اصل باشندے اور دوسرے وہ ہندوستانی اور پاکستانی جو عرصہ دراز سے وہاں آباد ہیں نصف سے زیادہ ہندوستانی و پاکستانی باشندے ہیں اور نصف سے کچھ کم وہاں کے اصل باشندے ہیں جو سب کے سب عیسائی ہیں۔ ہندوستانی اور پاکستانی باشندے ہندو، سکھ اور مسلمانوں وغیرہ پر مشتمل ہیں مسلمان کل آبادی کا صرف پانچویں حصہ ہیں۔ ۱۹۶۰ء سے پہلے فجی میں کوئی احمدی نہیں تھا جو تھے وہ غیر مبائع تھے۔ ان میں سے ایک صاحب جن کا نام محمد رمضان ہے ۱۹۶۰ء میں پاکستان آئے۔ یہاں آکر ان پر اصل حقیقت کھلی اور وہ ہماری جماعت میں داخل ہو گئے ان کے فجی واپس جانے اور ہمارے ایک مبلغ کے وہاں پہنچنے کے بعد وہ لوگ جو پہلے غیر مبائع تھے اب ان کی اکثریت ہماری جماعت میں داخل ہو چکی ہے۔ ان کی تڑپ یہ ہے کہ باقی کو بھی بیعت کی توفیق ملے۔ وہ ایک تو یہ کہتے ہیں کہ یہاں ہمیں انگریزی دان مبلغ کی ضرورت ہے۔ دوسرے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ مبشرین زیادہ تعداد میں بھجوائے جائیں تیسرے وہاں فجی کے اصل باشندوں میں تبلیغ کی ضرورت بہت زیادہ ہے

تبلیغِ اسلام کے وسائل

بعد ازاں محترم چوہدری صاحب موصوف نے اشاعتِ اسلام کے وسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اشاعتِ اسلام کے وسائل کے طور پر تین قسم کے مبشرین کی ضرورت ہے اول یہ کہ ہر احمدی اپنی ذات میں ایک مبشر ہو وہ دین جانتا بھی ہو۔ اور اس پر عمل بھی کر رہا ہو۔ دوم یہ کہ ہم میں جو تعلیم یافتہ ہیں انہیں خاص طور پر اس بات کو اپنانا چاہیئے کہ جس حد تک بھی ممکن ہو وہ اپنا وقت تبشیر میں صرف کریں سوم یہ کہ باقاعدہ تربیت یافتہ مبشرین کی ایک جماعت ہو جن کا کام ہی تبشیر ہو۔ ہم جو مبشرین تیار کر رہے ہیں بالعموم ان کی استعدادیں اتنی نہیں ہوتیں جتنی استعدادوں کی تبشیر کے کام کو کامیابی سے چلانے کیلئے ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اس بات کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے کہ دین کے کام کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ کے انسان کی ضرورت ہے تبشیر کا کام اس طرح انجام نہیں پا سکتا کہ اعلیٰ دماغ اور اعلیٰ صلاحیتوں کے لوگ تو دوسرے کاموں کے لئے وقف ہو جائیں اور دین کا کام ایسے لوگوں کے سپرد ہو جو اتنے اعلیٰ دماغ اور اتنی اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک نہ ہوں اس طرح تو دین کو دنیا پر مقدم نہیں کیا جا سکتا۔ دین کو دنیا پر آپ اس وقت مقدم کریں گے جب آپ اپنے مال میں سے بہترین مال اور اپنی ہر دوسری ملک میں سے بہترین ملک دین کی راہ میں خرچ کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ پھر دین کی خدمت کے لئے تو اس نے لازمی قرار دیا ہے کہ اعلیٰ دماغوں اور اعلیٰ صلاحیتوں کا ایک طبقہ ایسا ہو جو دین سیکھے اور اس پر عبور حاصل کر کے دوسروں کو بچائے جیسا کہ فرمایا وما کان المومنون لینفروا کافۃ۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون (توبہ آیت ۱۲۲)

قرآن کریم نے ہم پر یہ فرض قرار دیا ہوا ہے کہ ہم میں ایک جماعت ایسی ہو جو دین سیکھے اور دین میں تفقہ کرے۔

ایک نہایت ضروری اور اہم تحریک

تقریر کے آخر میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نہایت ضروری اور اہم تحریک پیش کرتے ہوئے فرمایا جو شخص بھی اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوتا ہے یا جسے اللہ تعالیٰ خدمتِ اسلام کے لئے کھڑا کرتا ہے وہ علی قدر مراتب اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوتا ہے۔ اس نسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو وہ مقام تھا کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یدفن معی قبری۔ ایک ہی قبر میں دفن ہونے کا محاورہ کامل اتحاد کو ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ میں کمال درجہ اتحاد ہوگا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبۂ الہامیہ میں فرمایا کہ جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کیا میں نے مجھے سمجھا ہی نہیں۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کامل اتحاد حاصل تھا۔ چنانچہ جب آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو یہ بھی فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ میں مثیل مسیح موعود ہوں۔ چونکہ خدائی پیشگوئیوں کے بموجب آپ نے بہت بلند مرتبہ پر فائز ہونا تھا اس لئے ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں آپ کے متعلق فرمایا گیا کہ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ اس سے مراد یہ تھی کہ آپ اس حد تک خدا تعالےٰ کی صفات کے مظہر ہوں گے کہ استعارہ کے رنگ میں یہ کہا جا سکے گا کہ کان اللہ نزل من السماء۔ اس میں کیا شک ہے کہ آپ اس آسمانی بشارت کے مصداق ثابت ہوئے پھر آپ نے محبت و شفقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ اس صفت میں بھی فی الحقیقت آپ نائب رسول ثابت ہوئے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رءوف رحیم (توبہ آیت ۱۲۸) چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی جماعت سے شدید محبت تھی۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا میں نے جماعت کو ہمیشہ بیوی بچوں سے عزیز سمجھا ہے۔ ہر مشکل اور ہر آڑے وقت میں آپ سے زیادہ شفقت کرنے والا اس زمانہ میں ہم نے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ تو اپنا کام پورا کر کے چلے گئے اور حسب پیشگوئی اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھائے گئے آپ کی خلافت پر آج سے دو سال قبل ۵۰ سال پورے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مجھے لکھا ہے کہ تم نے حضورؓ کی خلافت کے ۲۵ سال پورے ہونے پر خلافت جوبلی کی تحریک کی تھی۔ ۵۰ سال ہونے پر حضورؓ کی بیماری کے پیش نظر ایسی کوئی تحریک مناسب نہیں سمجھی گئی تھی۔ مناسب ہے کہ جماعت حضورؓ کے وصال پر حضورؓ کی کوئی ایسی یادگار قائم کرے جو حضورؓ کے مقصد کو پورا کرنے والی ہو۔ چنانچہ مجھے یہ ارشاد ہوا ہے کہ میں حضورؓ کے میموریل کے لئے جماعت کو تحریک کروں اور وہ تحریک یہ ہے کہ ہم ۲۵ لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کریں۔ جس میں سے ہم ان کاموں کی تکمیل پر خرچ کریں جو حضورؓ نے اپنی زندگی میں جاری فرمائے ہیں۔ پس اس فنڈ میں کم از کم ۲۵ لاکھ روپے کی رقم ضرور جمع ہونی چاہیئے اس کے لئے جماعت کو تیار ہو جانا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

ہمارا خدا نہایت باعزت آقا ہے وہ کسی کا احسان نہیں رکھتا۔ جو اس کو قرض دیتا ہے وہ اسکو کئی گنا کر کے لوٹاتا ہے۔ یہ فنڈ دوسرے فنڈز کی طرح جمع نہیں ہوگا۔ سو سو ہزار ہزار دینے سے کام نہیں چلے گا۔ یہ جبھی پورا ہوگا۔ کہ احباب ہزاروں کی شکل میں چندہ دیں۔ اسے فراہم کرنے کی زیادہ تر ذمہ داری ذی ثروت احباب پر ہوگی۔ ایسا کوئی شرط نہیں ہوگی کہ کم سے کم اتنی رقم دی جائے۔ تمام ذی ثروت احباب اس میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر بڑی سے بڑی رقم پیش کر سکتے ہیں اور انہیں کرنی چاہیئے۔ البتہ جو غیر مستطیع احباب ثواب میں شامل ہونا چاہیں گے انہیں بھی حسب استطاعت اس میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ لیکن زیادہ تر اور اصل ذمہ داری ذی ثروت احباب پر عائد ہوتی ہے۔ آپ کمر ہمت باندھ کر اس فنڈ میں دل کھول کر اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ میں سردست تحریک کر رہا ہوں۔ اس فنڈ کی تفصیلات کا بعد میں اعلان ہوگا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی نئے دور میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نئے دور میں جماعت کا قدم ہر شعبہ میں تیز سے تیز تر ہونا چاہیئے تاکہ ہم دنیا کو دکھا دیں۔ کہ جماعت کا قدم ہر آن سستی کی طرف نہیں بلکہ مستعدی کی طرف اٹھ رہا ہے

محترم چوہدری صاحب موصوف کی تقریر کے بعد ۱۹ دسمبر کا دوسرا اجلاس جو محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی زیر صدارت دو بجے بعد دوپہر شروع ہوا تھا ساڑھے چار بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ریفریشر کورس

(۳)

تیسرا اجلاس

ریفریشر کورس کا تیسرا اجلاس دوسرے دن ۲۸ نومبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کے بعد ناظمین نے قلت وقت کے پیش نظر اختصار کے ساتھ تقریر کرتے ہوئے اپنے شعبہ جات کے متعلق سال نو کے لئے تجاویز پیش کیں۔ ان مقررین میں ناظم تربیت۔ ناظم تحریک جدید ناظم اشاعت۔ ناظم عمومی اور ناظم خدمت خلق شامل تھے۔ تمام ناظمین نے مناسب رنگ میں اپنے اپنے شعبہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ان تجاویز کو جامہ عمل پہنانے کے لئے خدام سے مدد اور تعاون کی درخواست کی ان تقاریر کے بعد صاحب صدر نے تحریک جدید کی اہمیت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں بڑے موثر انداز میں واضح کیا اور فرمایا کہ تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ خواہ کچھ حالات ہوں ہمارا قدم پیچھے نہ ہٹنے پائے۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ آپ نے اجلاس کی کارروائی ختم کی۔

آخری اجلاس

مورخہ ۲۹ نومبر کو ریفریشر کورس مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا آخری اجلاس تھا۔ یہ اجلاس بھی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے انجام دئے تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم سید محمود احمد صاحب مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے ربوہ کے خدام کو خدمت خلق کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے کہا خدمت خلق باقاعدہ حزب بندی کے تحت ہونی چاہیئے خدام کے لئے حذب وار علاقے تقسیم کر دئے جائیں۔

اسکے بعد محترم صاحب مقامی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر مجلس مقامی کی طرف سے قرارداد تعزیت پیش کی۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مجھ سے بہت سے لوگوں نے تعزیت کی ہیں ان کا ممنون ہوں۔ نبیوں اور خلفاء کا تعلق جو مومنین سے ہوتا ہے۔ وہ ہر تعلق سے بالا ہوتا ہے۔ سو آپ بھی اسی طرح صدمہ رسیدہ ہیں جس طرح میں ہوں۔ لہذا اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں آپ نے فرمایا۔ حضورؓ کا وصال ایک انقلاب عظیم ہے اور نامراد ہے وہ جو اتنے بڑے انقلاب کے بعد بھی توبہ نہیں کرتا۔ آپ نے کہا دل رنج و غم سے پر ہے۔ کچھ زیادہ کہنے کی سکت نہیں۔ لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ آپ خالص خدا کے لئے ہو جائیں اور دنیا سے دل نہ لگائیں۔ اصل چیز اصلاح نفس ہے۔ حضور ہمارے لئے خدا تعالےٰ کے پاک مطلب یعنی قرآن کریم سے ہمارے لئے بہت سی دوائیں چھوڑ گئے ہیں۔ خدمت خلق وقار عمل وغیرہ دوائیں ہی تو ہیں۔ لیکن ان نسخوں سے ادھیل نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ان ذرائع کا مقصد اصلاح نفس ہے۔ حضور نے خدام الاحمدیہ کا قیام اسلئے فرمایا تھا کہ احمدیت کی تعلیم اور پاک روایات کو قائم دکھا جائے۔ آپ کی کوششیں اور مساعی اسبات پر مرکوز ہونی چاہیئے۔

اس کے بعد محترم میاں صاحب نے دعا فرمائی اور دعا کے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا چار روزہ ریفریشر کورس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیز منور احمد بھٹی آف بھٹی کلاتھ ہاؤس۔ ربوہ کا نکاح عزیزہ کشور بانو بنت مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب کراچی سے مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر مولانا عنایت اللہ صاحب خلیل فاضل نے مسجد سلام فیکٹری ایریا۔ ربوہ میں مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب پڑھا۔

احباب کرام اس نکاح کے ہر رنگ میں بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(مبارک احمد بھٹی۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۸۴:- میں عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری سردار احمد صاحب پیدائشی احمدی ساکن ۶۷ ر ۶ ر ۵ پی۔ ایس سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ تین ہزار (۳۰۰۰/-) روپے ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔

۱۔ چوڑیاں طلائی دس عدد وزن ۱۰ تولہ
۲۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۳ تولہ
۳۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ
۴۔ جھمکے طلائی ایک جوڑی وزن ۲ تولہ
۵۔ مگھر طلائی ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ
۶۔ پنڈولم طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ
۷۔ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱½ تولہ
جملہ وزن ۲۸ تولہ۔ قیمت ۲،۵۰۰ روپے ہے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۶ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- ناصرہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- مظفر علی میجر خاوند موصیہ

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۸۵:- میں ناصرہ بیگم زوجہ میجر مظفر علی صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۰۷/۹۰۴ سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ ہے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

(۱) گلے کا ہار طلائی ایک عدد وزن ۲½ تولہ
(۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ
(۳) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ
(۴) انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ایک تولہ
(۵) چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد وزن ۱۲ تولہ
جملہ وزن ۱۶½ تولہ قیمت ۲۰۶۸/- روپے ہے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۶ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ۔ عزیزہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:- سردار احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۹۸۶:- میں آمنہ تنویر بنت بشیر احمد صاحب چغتائی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ جائداد مبلغ -/۱۵۰ روپے نقد ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میرا گزارہ میرے ماں باپ کے ذمے ہے اور مجھے اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اگر کوئی آمد ہوگی تو اس کے بھی ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد۔ آمنہ تنویر بقلم خود

گواہ شد:- مراد بخش بقلم خود صحابی موصی ۵۱۳۹

گواہ شد:- سیدہ فرخندہ بیگم بیگم سید محمد احمد صدر لجنہ واہ کینٹ۔

مثل نمبر ۱۷۹۸۷:- میں قاری محمد عاشق صاحب ولد مالیا قوم گھلو پیشہ واقف زندگی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۶۴ء ساکن دفتر وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و آج بتاریخ ۱۴/۱۰/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے دفتر وقف جدید سے ماہوار -/۶۰ روپے صرف ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۴/۱۰/۶۵ سے ہی منظور فرمائی جائے

العبد۔ قاری محمد عاشق صاحب

معلم وقف جدید ربوہ

گواہ شد صوفی عبدالغفور موصی ۱۴۳۸۵

دفتر وقف جدید ربوہ

گواہ شد نعیم احمد موصی دفتر وقف جدید ربوہ

مثل نمبر ۱۷۹۸۸:- میں محمد یعقوب شاد ولد فقیر محمد قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۲ فروری ۱۹۶۳ء ساکن دفتر وقف جدید بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے دفتر وقف جدید کی طرف سے بطور الاؤنس مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوا۔ اس کے ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد یعقوب شاد۔ واقف زندگی دفتر وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد:- صوفی عبدالغفور موصی ۱۴۳۸۵

دفتر وقف جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- کیپٹن محمد سعید۔ صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں میرے بیٹے عزیزم ملک عبدالرشید صاحب کا نکاح عزیزہ شگفتہ صادقہ صاحبہ جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے بھتیجے مکرم عبدالقیوم صاحب کمپونڈر فضل عمر ہسپتال کی بچی ہیں پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا

عزیزم ملک عبدالرشید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی مکرم ملک نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف کنجاہ (گجرات) کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

آمین اللھم آمین

(ملک عبدالرحمٰن زد پرانا لنگر خانہ گول بازار۔ ربوہ)

رمضان کے مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اسلام کی ترقی اور اسکی اشاعت کیلئے خوب دعائیں کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے مبارک مہینہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہاں اگر روزہ کا بیماری پر اثر پڑتا ہو اور جس حالت میں ڈاکٹر یہ مشورہ دے کہ اس بیماری میں روزہ سے نقصان پہنچے گا اس میں روزہ ترک کرنا چاہیئے۔ پس جہاں میں بلاوجہ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں۔ وہاں میں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے۔ ایسا کوئی حکم شرع میں نہیں آیا۔ قرآن کریم میں صاف حکم ان کنتم مرضیٰ ہے۔

پس جس مرض پر کہ روزے کا برا اثر پڑتا ہو خواہ وہ نزلہ ہی ہو مثلاً مجھے اگر نزلہ ہو تو میں روزہ نہ رکھوں گا پس ایسے مرض میں خواہ وہ خفیف ہی ہو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اور اگر کوئی روزہ رکھے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے بدلے اس کو پھر روزہ رکھنا پڑے گا۔ پس جو لوگ محض ایک ہی طرف جھک جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو درمیانی حالت اختیار کرنی چاہیئے اور ان مبارک دنوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ یعنی جب تو ایسی بیماری ہو جس پر روزہ کا برا اثر پڑتا ہو تو خواہ کتنی ہی خفیف ہو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور اس معاملہ میں لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں یا کیا کہیں گے ایسی حالت میں جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ خواہ بیمار ہیں مگر ہم برداشت کریں گے اور روزہ رکھیں گے یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ برداشت کا تو سوال ہی نہیں۔ سوال تو بیماری کا ہے۔ ہر بیماری جو روزے سے بڑھے اس میں روزہ مت رکھو لیکن اس کے مقابلہ میں ایسا بھی نہ کرو کہ محض وہموں کی بنا پر روزہ ترک کر دو کہ شاید روزہ رکھنے سے ہم بیمار نہ ہو جائیں یا روزہ رکھنے سے ہم کمزور ہو جائیں گے اس طرح روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

ایک کمزوری تو بڑھاپے کی وجہ سے یا دائمی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے ایسے آدمی کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے لیکن ویسے جس کو کمزوری رہتی ہو ایسی حالت والوں کو بھی جب تک کہ ڈاکٹر مشورہ نہ دے روزہ رکھنا چاہیئے۔

میں دوستوں کو پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ افراط تفریط سے کام نہ لیں۔ اور اس مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنی روحانیت کو بڑھائیں۔ جس طرح جس کم ہوتی ہے وہ بڑھتی بھی ہے اسیطرح احساسات بھی بڑھ سکتے ہیں اور انسان اپنے جسم کے اندر روحانیت کا ایک نمایاں اثر محسوس کرتا ہے۔

چونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس لئے میں نے اسی کے متعلق خطبہ پڑھا ہے اور چونکہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کریں اور سلسلہ کے راستے میں جو روکیں ہیں ان کے دور ہونے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت دعائیں کریں۔"

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۶۳ء)

پاکستان اور روس کے تعلقات مزید مستحکم ہو جائیں گے

کراچی ۲۹ دسمبر۔ تاشقند کے میئر مسٹر حسن الدین اساموف نے توقع ظاہر کی ہے کہ نئے سال کے دوران پاکستان اور روس کے تعلقات کو مزید استحکام نصیب ہوگا اور دونوں ممالک میں رشتہ دوستی دن رات ترقی کرے گا۔

بائیس روز کے بعد صدر مملکت عبوری دارالحکومت پہنچ گئے

راولپنڈی میں صدر ایوب کا پرجوش استقبال

راولپنڈی ۲۹ دسمبر۔ صدر محمد ایوب امریکہ یورپ اور مشرقی پاکستان کا بائیس روزہ تاریخی دورہ کرنے کے بعد کل راولپنڈی واپس پہنچ گئے۔ دارالحکومت پہنچنے پر ان کا انتہائی پرجوش استقبال کیا گیا۔ ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے ہوائی اڈہ سے ایوان صدر تک سڑک کے دونوں طرف بچے بوڑھے جوان اور عورتیں بڑی تعداد میں کھڑے تھے، ہوائی اڈہ پر استقبال کرنے والوں کا سب سے بڑا ہجوم تھا۔

صدر ایوب ۶ دسمبر کو امریکہ جانے کے لئے راولپنڈی سے کراچی گئے تھے اس عرصہ میں انھوں نے ایران۔ امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی اور ترکی کے لیڈروں سے اہم مذاکرات کئے اور نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کیا

کل تقریباً ساڑھے گیارہ بجے جب صدر کا ہیلی کاپٹر چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اترا تو لوگوں نے پرجوش انداز میں تالیاں بجا کر اور نعرے لگا کر صدر کا خیر مقدم کیا۔

صدر نے ہاتھ ہلا ہلا کر استقبال کرنے والوں کے نعروں کا جواب دیا۔ ان کا خیر مقدم کرنے والوں میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان سینیٹر ڈپٹی سپیکر چوہدری فضل الٰہی مرکزی وزراء مسٹر غلام فاروق، مسٹر ایس ایم ظفر، قاضی انوار الحق، چوہدری علی اکبر، قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان اعلیٰ سول و فوجی افسر، مسلم لیگی رہنما اور ممتاز شہری شامل تھے

طیارے سے باہر آنے پر صدر ایوب کو سرسید سکول اور کنٹونمنٹ بورڈ سکول کی طالبات نے گلدستے پیش کئے۔ صدر کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ہوائی اڈہ کے ایک طرف کام میں مصروف مزدوروں نے چند لمحوں کے لئے تعمیری کام روک دیا استقبال کرنے والوں نے صدر ایوب کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا۔ ہوائی اڈے کے باہر لوگوں نے فلک شگاف نعروں سے صدر ایوب کا استقبال کیا۔

شادی کی تقریب

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر بیت المال کے فرزند مکرم عبدالماجد صاحب سلمہ کی تقریب شادی مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مسعودہ شاہدہ صاحبہ سلمہا بنت مکرم چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (پنشنر) کے ساتھ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۳ء کو پڑھا تھا۔

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو بارات محلہ دارالصدر شرقی سے مکرم چوہدری سردار خان صاحب کے مکان واقعہ دارالبرکات گئی۔ جہاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بارات میں دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد بھی شامل تھے۔

مورخہ ۲۴ دسمبر کو مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نے دعوت ولیمہ (بصورت عصرانہ) کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب، محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب اور مکرم چوہدری علی اکبر صاحب بھی شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

مکرم چوہدری نذیر احمد خان ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن مارکیٹ
پوسٹ بکس 87 ملتان

رجسٹرڈ
2 PAISA
PAKISTAN